سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اٰيَاتُهَا ۴۴ رُكُوْعَاتُهَا ۲

سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں | شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے | چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۭ﴿۳﴾

مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب پڑنے والا منکروں کے واسطے کوئی نہیں اُس کو ہٹانے والا ف۱ اُس اللہ کی طرف سے جو چڑھنے درجوں والا ہے

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ

ف۲ چڑھینگے اُس کی طرف فرشتے اور روح ف۳ اُس دن میں جس کا لمبا ؤ پچاس ہزار برس ہے ف۴ سو تو صبر کر

صَبْرًا جَمِيْلًا ۭ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۭ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَاۗءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾ وَتَكُوْنُ

بھلی طرح کا صبر کرنا ف۵ وہ دیکھتے ہیں اُس کو دور اور ہم دیکھتے ہیں اسکو نزدیک ف۶ جس دن ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا ہوا ف۷ اور ہونگے

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ

پہاڑ جیسے اُون رنگی ہوئی ف۸ اور نہ پوچھیگا دوستدار دوستدار کو سب نظر آجائینگے انکو ف۹ چاہیگا گنہگار کسی طرح چھڑوائی میں دے کر اُس

عَذَابِ يَوْمِىِٕذٍۢ بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي

دن کے عذاب سے اپنے بیٹے کو اور اپنی ساتھ والی کو اور اپنے بھائی کو اور اپنے گھرانے کو جس میں رہتا تھا اور جتنے زمین

الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚ﴿۱۶﴾

پر ہیں سب کو پھر اپنے آپ کو بچالے ہرگز نہیں ف۱۰ وہ تپتی ہوئی آگ ہر کھینچ لینے والی کلیجہ ف۱۱

(۱) **کفار پر آنے والا عذاب ضرور آئیگا** حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یعنی پیغمبر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ ہٹایا جائیگا" یا عذاب مانگنے والے کفار ہوں جو کہا کرتے تھے کہ آخر جس عذاب کا وعدہ ہے وہ جلدی کیوں نہیں آتا، اے اللہ! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہنا سچ ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کردے۔ یہ باتیں انکار و تمسخر کی راہ سے کہتے تھے اس پر فرمایا کہ عذاب مانگنے والے ایک ایسی آفت مانگ رہے ہیں جو بالیقین اُن پر پڑنے والی ہے کسی کے روکے رُک نہیں سکتی۔ کفار کی انتہائی حماقت یا شوخ چشمی ہے جو ایسی چیز کا اپنی طرف سے مطالبہ کرتے ہیں۔

(۲) **فرشتوں اور روحوں کے درجات** یعنی فرشتے اور مومنین کی روحیں تمام آسمانوں کو درجہ بدرجہ طے کرکے اُس کی بارگاہ قرب تک چڑھتی ہیں، یا اُس کے بندے اُس کے حکموں کی تابعداری میں جان و دل سے کوشش کرکے اور اچھی خصلتوں سے آراستہ ہوکر قرب و وصول کے روحانی مرتبوں اور درجوں سے ترقی کرتے ہوئے اُس کی حضوری سے مشرف ہوتے ہیں اور وہ درجے مسافت کی دوری اور نزدیکی میں مختلف اور متفاوت ہیں بعض

ف۱ دے۔ ف۲ عورت ف۳ بھڑکتی۔

Al-Ma'arij
Brought To You By www.e-iqra.info

ایسے ہیں کہ ایک پلک مارنے میں اُنکے سبب سے ترقی ہوسکتی ہے۔ جیسے اسلام کا کلمہ زبان سے کہنا، اور بعض ایسے ہیں کہ ایک ساعت میں اُن سے ترقی حاصل ہوتی ہے، جیسے نماز ادا کرنا، اور بعض سے پورے ایک دن میں، جیسے روزہ، یا ایک مہینہ میں، جیسے پورے رمضان کے روزے یا ایک سال میں، جیسے حج ادا کرنا، وعلیٰ ہذا القیاس اور اسی طرح فرشتوں اور روحوں کا عروج جو کسی کام پر مقرر ہیں اُس کام سے فراغت پانے کے بعد مختلف ومتفاوت ہے۔ اور اُس خداوند قدوس کی تدبیر وانتظام کا اُتار چڑھاؤ بیشمار درجے رکھتا ہے۔

(۳) یعنی فرشتے اور لوگوں کی روحیں پیشی کے لیے حاضر ہونگی۔

(۴) **پچاس ہزار سال کا دن** پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہے۔ یعنی پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے وقت سے لیکر بہشتیوں کے بہشت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں قرار پکڑنے تک پچاس ہزار برس کی مدت ہوگی اور کل فرشتے اور تمام قسم کی مخلوقات کی روحیں اس تدبیر میں بطور خدمتگار کے شریک ہونگی۔ پھر اس بڑے کام کے سرانجام کی مدت گزرنے پر اُن کا عروج ہوگا۔ (تنبیہ) حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وخدا کی قسم ایماندار آدمی کو وہ (اتنا لمبا) دن ایسا چھوٹا معلوم ہوگا جتنی دیر میں ایک نماز فرض ادا کر لیتا ہے۔

(۵) یعنی یہ کافر اگر ازراہ انکار وتمسخر عذاب کے لیے جلدی مچائیں، تب بھی آپ جلدی نہ کریں۔ بلکہ صبر واستقلال سے رہیں، نہ تنگدل ہوں، نہ حرف شکایت زبان پر آئے آپ کا صبر اور اُن کا تمسخر ضرور رنگ لائیگا۔

(۶) یعنی اُن کے خیال میں قیامت کا آنا بعید از امکان اور دور از عقل ہے۔ اور ہم کو اس قدر قریب نظر آرہی ہے گویا آئی رکھی ہے۔

(۷) **قیامت کے مختلف احوال** بعض نے "مُہل" کا ترجمہ تیل کی تلچھٹ سے کیا ہے۔

(۸) اُون مختلف رنگ کی ہوتی ہے اور پہاڑوں کی رنگتیں بھی مختلف ہیں کما قال تعالیٰ "وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ" (فاطر۔ رکوع ۴) دوسری جگہ فرمایا کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ (القارعہ) یعنی پہاڑ دھنکی ہوئی اُون کی طرح اڑتے پھرینگے۔

(۹) **دوستوں کی دوستی کام نہ آئیگی** حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "سب نظر آجائیں گے۔ یعنی دوستی اُن کی نکمی تھی" ایک دوسرے کا حال دیکھیگا۔ مگر کچھ مدد وحمایت نہ کرسکیگا۔ ہر ایک کو اپنی پڑی ہوگی۔

(۱۰) یعنی چاہیگا کہ بس چلے تو سارے کنبہ بلکہ ساری دنیا کو فدیہ میں دے کر اپنی جان بچالے۔ مگر یہ ممکن نہ ہوگا۔

(۱۱) یعنی وہ آگ مجرم کو کہاں چھوڑتی ہے۔ وہ تو کھال اُتار کر اندر سے کلیجہ نکال لیتی ہے۔

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ

پکارتی ہے اُس کو جس نے پیٹھ پھیری اور پھر کر چلا گیا اور جوڑا اور سینت کر رکھا ف۱۲ بیشک آدمی بنا ہے جی کا کچا جب پہنچے اُس کو

الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى

بُرائی تو بے صبرا[1] اور جب پہنچے اُس کو بھلائی تو بے توفیقا ف۱۳ مگر وہ نمازی جو اپنی

صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِيْنَ

نماز پر قائم ہیں ف۱۴ اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے مانگنے والے اور ہارے ہوئے کا ف۱۵ اور جو

يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

یقین کرتے ہیں انصاف کے دن پر ف۱۶ اور جو لوگ کہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ف۱۷

[1] گھبرالو۔ [2] رکھتے۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۱۲) یعنی دوزخ کی طرف سے ایک کشش اور پکار ہوگی۔ بس جتنے لوگ دنیا میں حق کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلدیے تھے اور عمل صالح کی طرف سے اعراض کرتے، اور مال سمیٹنے اور سینت کر رکھنے میں مشغول رہے تھے۔ وہ سب دوزخ کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ بعض آثار میں ہے کہ دوزخ اول زبان قال سے پکاریگی "اِلَیَّ یَا کَافِرُ، اِلَیَّ یَا مُنَافِقُ، اِلَیَّ یَا جَامِعُ الْمَالِ" (یعنی او کافر!، او منافق! او مال سمیٹ کر رکھنے والے اِدھر آ) لوگ اِدھر اُدھر بھاگیں گے۔ اُس کے بعد ایک بہت لمبی گردن نکلے گی جو کفار کو چُن چُن کر اس طرح اُٹھالے گی جیسے جانور زمین سے دانہ اُٹھا لیتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

(۱۳) انسان کی کم ہمتی | یعنی کسی طرف پختگی اور ہمت نہیں دکھلاتا۔ فقر فاقہ، بیماری اور سختی آئے تو بے صبر ہو کر گھبرا اُٹھے، بلکہ مایوس ہو جائے گویا اب کوئی سبیل مصیبت سے نکلنے کی باقی نہیں رہی اور مال و دولت، تندرستی اور فراخی ملے تو نیکی کے لیے ہاتھ نہ اُٹھے، اور مالک کے راستہ میں خرچ کرنے کی توفیق نہ ہو۔ ہاں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے۔

(۱۴) مومنین کے آٹھ اوصاف | یعنی گنڈے دار نہیں، بلکہ مداومت و التزام سے نماز پڑھتے ہیں اور نماز کی حالت میں نہایت سکون کیساتھ برابر اپنی نماز ہی کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

(۱۵) سورۃ "المومنون" میں اس کی تفسیر گذر چکی۔

(۱۶) یعنی اس یقین کی بناء پر اچھے کام کرتے ہیں جو اُس دن کام آئیں۔

(۱۷) یعنی اُس سے ڈر کر بُرائیوں کو چھوڑتے ہیں۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا

بیشک اُن کے رب کے عذاب سے کسی کو نڈر نہ ہونا چاہئے ف۱۸ اور جو اپنی شہوت کی جگہ کو تھامتے ہیں مگر اپنی جوروؤں سے یا اپنے

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾

ہاتھ کے مال سے سو اُن پر نہیں کچھ اُلاہنا پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوائے سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے ف۱۹

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ

اور جو لوگ کہ اپنی امانتوں اور اپنے قول کو نباہتے ہیں ف۲۰ اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے ہیں ف۲۱ اور جو

هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا ع ۱ ۲۵ ۷

اپنی نماز سے خبردار ہیں ف۲۲ وہی لوگ ہیں باغوں میں عزت سے ف۲۳ پھر کیا ہوا ہے منکروں کو

قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾

تیری طرف دوڑتے ہوئے آتے ہیں داہنے سے اور بائیں سے غول کے غول

(۱۸) یعنی اللہ کا عذاب ایسی چیز نہیں کہ بندہ اُس کی طرف سے مامون اور بے فکر ہو کر بیٹھ رہے۔

(۱۹) یعنی بیوی اور باندی کے سوا جو اور کوئی جگہ قضاء شہوت کے لیے ڈھونڈے وہ حد اعتدال اور حد جواز سے باہر قدم نکالتا ہے۔

(۲۰) اللہ اور بندوں کے حقوق | اس میں اللہ کے اور بندوں کے سب حقوق آگئے۔ کیونکہ آدمی کے پاس جس قدر قوتیں ہیں سب اللہ کی امانت

ف۱ بے ڈر ف۲ حفاظت ف۳ اپنی لونڈیوں ف۴ الزام۔

Brought To You By www.e-iqra.info

ہیں اُن کو اُسی کے بتلائے ہوئے مواقع میں خرچ کرنا چاہیئے اور جو قول و قرار ازل میں باندھ چکا ہے اُس سے پھرنا نہیں چاہیے۔

(۲۱) یعنی ضرورت پڑے تو بلاکم و کاست اور بے رو رعایت گواہی دیتے ہیں۔ حق پوشی نہیں کرتے۔

(۲۲) یعنی نمازوں کے اوقات اور شروط و آداب کی خبر رکھتے ہیں اور اُس کی صورت و حقیقت کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔

(۲۳) نماز کی اہمیّت | جنتیوں کی یہ آٹھ صفتیں ہوئیں جن کو نماز سے شروع اور نماز ہی پر ختم کیا گیا ہے۔ تا معلوم ہو کہ نماز اللہ کے ہاں کس قدر مہتم بالشان عبادت ہے جس میں یہ صفات ہونگی وہ "ہلوع" (کچے دل کا) نہ ہوگا۔ بلکہ عزم و ہمت والا ہوگا۔

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا

کیا طمع رکھتا ہے ہر ایک شخص اُن میں کہ داخل ہو جائے نعمت کے باغ میں ہرگز نہیں ف۲۴ ہمنے اُنکو بنایا ہے جس سے وہ بھی جانتے ہیں ف۲۵ سو

أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ

میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی ف۲۶ تحقیق ہم کر سکتے ہیں کہ بدل کر لے آئیں اُن سے بہتر

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي

اور ہمارے قابو سے نکل نہ جائینگے ف۲۷ سو چھوڑ دے اُن کو کہ باتیں بنائیں اور کھیلا کریں یہاں تک کہ ملجائیں اپنے اُس دن سے جس کا اُن سے

يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾

وعدہ ہے ف۲۸ جس دن نکل پڑیں گے قبروں سے دوڑتے ہوئے جیسے کسی نشانی پر دوڑتے جاتے ہیں ف۲۹

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾ ع ۲ ۹ ۸

جھکی ہونگی اُنکی آنکھیں چڑھی آتی ہوگی اُن پر ذلت یہ ہے وہ دن جس کا اُن سے وعدہ تھا ف۳۰

(۲۴) کفّار کا استہزاء اور جنت سے محرومی | یعنی قرآن کی تلاوت اور جنت کا ذکر سُن کر کفّار ہر طرف سے ٹولیاں بنا کر تیری طرف اُمڈے چلے آتے ہیں۔ پھر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں، کیا اس کے باوجود یہ بھی طمع رکھتے ہیں کہ وہ سب جنت کے باغوں میں داخل کیے جائیں گے؟ جیسا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہم کو لوٹ کر خدا کی طرف جانا ہوا تو وہاں بھی ہمارے لیے بہتری ہی بہتری ہے۔ ہرگز نہیں۔ اُس خداوند عادل و حکیم کے ہاں ایسا اندھیر نہیں ہو سکتا (تنبیہ) ابن کثیرؒ نے ان آیات کا مطلب یہ لیا ہے کہ تیری طرف کے ان منکروں کو کیا ہوا کہ تیزی کے ساتھ دوڑے چلے جاتے ہیں داہنے اور بائیں، غول کے غول، یعنی قرآن سُن کر ایسے کیوں بدکتے اور بھاگتے ہیں۔ پھر کیا اس وحشت و نفرت کے باوجود یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ ان میں ہر شخص بے کھٹکے جنت میں جا گھسے گا؟ ہرگز نہیں۔ وہذا کما قال تعالیٰ "فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ" (مدثر۔ رکوع ۲)

(۲۵) انسان کی حقیقت | یعنی مٹی جیسی حقیر یا منی جیسی گھناؤنی چیز سے پیدا ہوا وہ کہاں لائق ہے بہشت کے۔ مگر ہاں جب ایمان کی بدولت پاک و صاف اور معظم و مکرم ہو۔ اور ممکن ہے (إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ) سے اشارہ ہو "إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا" کی طرف جو چند آیات پہلے اسی سورۃ میں آچکا ہے۔ یعنی وہ پیدا تو ہوا ہے ان صفات پر اور (إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ الخ) کے استثناء میں اپنے کو شامل نہ کیا۔ پھر بہشت کا مستحق کیسے ہو اس تقدیر پر (مِمَّا يَعْلَمُونَ) کی ترکیب خلق الانسان من عجل کے قبیل سے ہوگی۔

ف۱ قادر۔

Brought To You By www.e-iqra.info

(۲۶) مشارق ومغارب کی توجیہ | آفتاب ہر روز ایک نئے نقطہ سے طلوع ہوتا اور نئے نقطہ پر غروب ہوتا ہے۔ اُنکو "مشارق" و "مغارب" کہا

(۲۷) ہم تم بہتر قوم لاسکتے ہیں | یعنی جب اُن کی جگہ اُن سے بہتر لاسکتے ہیں تو خود اُن کو دوبارہ کیوں پیدا نہیں کرسکتے؟ کیا وہ ہمارے قابو سے نکل کر کہیں جاسکتے ہیں؟ یا "خَیْرًا مِّنْهُمْ" سے مُراد اُن ہی کا دوبارہ پیدا کرنا ہو۔ کیونکہ عذاب ہو یا ثواب، دوسری زندگی اس زندگی سے بہرحال اکمل ہوگی۔ یا یہ مطلب ہو کہ ان کفار مکہ کو ہنسی ٹھٹھا کرنے دیجیے۔ ہم خدمت اسلام کے لیے اس سے بہتر قوم لے آئیں گے۔ چنانچہ "قریش" کی جگہ اُس نے "انصار مدینہ" کو کھڑا کردیا۔ اور مکہ والے پھر بھی اس کے قابو سے نکل کر کہیں نہ جاسکے۔ آخر اپنی شرارتوں کے مزے چکھنے پڑے (تنبیہ) مشارق ومغارب کی قسم شاید اس لیے کھائی کہ خدا ہر روز مشرق ومغرب کو بدلتا رہتا ہے۔ اُس کو تمہارا تبدیل کرنا کیا مشکل ہے۔

(۲۸) یعنی تھوڑے دن کی ڈھیل ہے۔ پھر سزا ہونی یقینی ہے۔

(۲۹) قبروں سے نکل کر دوڑنا | یعنی کسی خاص نشان اور علامت کی طرف جیسے تیزی سے دوڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے پہلے پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یا "نصب" سے بُت مراد ہوں جو کعبہ کے گرد کھڑے کیے ہوئے تھے۔ اُن کی طرف بھی بہت عقیدت اور شوق کے ساتھ لپکتے ہوئے جاتے تھے۔

(۳۰) یعنی قیامت کا دن۔

تم سورۃ المعارج وللہ الحمد والمنہ

Brought To You By www.e-iqra.info